اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدِ النبیِّ الاُمّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیماً

گلدستۂ شکوہی

نعت ومنقبت کا روح پرور مجموعہ

طالبِ علم

شکیل احمد شکوہی جعفری مداری

دارالاشاعت بزم حضور مبلغ مداریت بہیڑی ضلع بریلی یوپی

کتاب کا نام : گلدستۂ شکوہی

از طالبِ علم : شکیل احمد شکوہی جعفری مداری (بہیڑی، ضلع بریلی، اتر پردیش)

حسب حکم : استاذِ محترم حضرت علامہ مولانا فرید احمد صاحب قبلہ شکوہی مداری (بہیڑی شریف)

استاذِ محترم حضرت علامہ مولانا قاری عبدالقیوم صاحب قبلہ ارم شکوہی مداری (ضلع سیتاپور)

جمع وترتیب : حضرت مولانا ضیغم فرید مصباحی مداری (بہیڑی شریف)

رابطہ نمبر : 8433046800/8860464945

ایڈیشن : پہلا (1000 نسخے)

سنِ اشاعت : ستمبر 2025

صفحات : 105

ناشر : بزمِ حضور مبلغِ مداریت بہیڑی

ملنے کا پتہ : دارالعلوم حنفیہ مداریہ، مدار چوک، بہیڑی، ضلع بریلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض شکوہی

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہیں جو جو دلوں کو اولیاء کی محبت سے روشن فرماتا ہے اور بے حد درود وسلام ہوں سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی نسبت ہر خیر کی کنجی ہے۔

زیر نظر مجموعہ گلدستہ شکوہی ان نفوس قدسیہ کا ایک مختصر تذکرہ ہے جن سے میرا روحانی علمی اور نسبتی تعلق قائم ہے یہ مجموعہ نہ محض نعت ومناقب بلکہ عشق رسالت واصحاب اہل بیت واولیاء اللہ اور خوشبوئے مداریت کا ایک عطیہ ہدیہ وتبرک ہے جو اصحاب نسبت کے دلوں کو تازگی عطا کرے گا انشاء اللہ۔

یہ سعادت مجھے اپنے عظیم استاذ برادر اکبر مبلغ مداریت حضرت علامہ مولانا فرید احمد صاحب قبلہ شکوہی مداری بہیڑی شریف حفظ اللہ وحضرت علامہ مولانا قاری عبدالقیوم صاحب قبلہ ارم شکوہی مداری سیتاپوری کی برکت سے حاصل ہوئی جن کی علمی وادبی تربیت میرے لیے مشعل راہ ہے۔

میرے پیر ومرشد حکیم الامت بابا قوم وملت حضرت علامہ سید حکیم محمد ولی شکوہ مداری رضی اللہ عنہ کا فیض میرے قلب وباطن میں جاری ہے جن کی نظر نے مجھے اس راہ کا سالک بنایا۔

میں اپنے والد محترم جناب سعید احمد جعفری مداری اور والدہ ماجدہ مرحومہ عقیلہ جعفری کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ابتدائی دینی شعور عشق رسالت ﷺ اصحاب واہل

بیت واولیاء بالخصوص نسبت مداریت کا ذوق میرے اندر پیدا فرمایا۔

میرے برادر زادہ حضرت مولانا ضیغم فرید مصباحی مداری سلمہ نے اس گلدستۂ شکوہی کی ترتیب وتصنیف میں محنت وعرق ریزی کر کے اس کو منظر عام پر لانے کا بڑا کام انجام دیا اللہ تعالی ان کو مزید علم وادب سے مالا مال فرما کر سلامت وباکرامت رکھے رب قدیر اس ادنی کاوش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے اور میرے والدین و مشائخ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

خاک پائے ولی شکوہ
شکیل احمد شکوہی مداری
محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی
مقیم حال بوانہ دہلی

برائے ایصال ثواب

اللہ کریم بطفیل انبیاء کرام علیہم السلام صدیقین وشہدا وصالحین رضوان اللہ علیہ اجمعین میرے اس کاوش عاجزانہ میں تجھے جو کچھ پسند ہو اس کے بدلے میری والدہ ماجدہ عقیلہ جعفری مرحومہ کی مغفرت فرما کر اعلی علیین میں جگہ عطا فرما آمین اللہم آمین۔

میری والدہ جن کی گود میری پہلی درسگاہ بنی جن کی اغوش میں میں ماں کی محبت کے ساتھ ساتھ دین کی روشنی سے بھی منور ہوا جنہوں نے مجھے محض بولنا ہی نہیں سکھایا بلکہ میری گھٹی میں محبت اہل بیت کی نسبت گھول دی اور بچپن ہی سے مرکز عقیدت سرکار سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت میرے دل میں بسا دی جنہوں نے اپنی خواہشات کو میری اور میرے برادرانِ گرامی شیر مداریت حضرت علامہ خلیق احمد صاحب مداری و مبلغ مداریت حضرت علامہ فرید احمد صاحب مداری اور مفکر مداریت حضرت مفتی کاشف سعید صاحب مداری پر قربان کر کے کامیابیوں کی راہ پر گامزن کر دیا۔

رب العالمین میری والدہ ماجدہ کے درجات بلند فرما ان کی مغفرت فرما ان کی تنہائی کو اپنی رحمت سے اباد فرما اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے محبوب بندوں کے ساتھ مقام عطا فرما۔

آمین اللہم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسیلہ سرکار سیدنا مدار العالمین۔

شکیل احمد شکوہی مداری

انتساب

میں اپنے اس منظوم خراج عقیدت "گلدستہ شکوہی" کو اپنے والد گرامی خلیفہ حضور عارف باللہ غوث زماں حضرت خواجہ سید حفظ الرحمن عرف نرالے میاں مداری عالی جناب سعید احمد جعفری مداری مدظلہ اور اپنی والدہ ماجدہ مرحوم عقیلہ جعفری (نور اللہ مرقدھا) کی جانب منسوب کر کے ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ابتدا سے ہی میرے اندر دینی شعور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ محبت اہل بیت واصحاب واولیاء اللہ بالخصوص نسبت مداریہ کا ذوق پیدا فرمایا۔۔

اللہ پاک میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور میرے والدین کریمین ومشائخ کرام اور میرے واسطے صدقہ جاریہ بنائے۔امین۔

خاک پائے ولی شکوہ

شکیل احمد شکوہی مداری

محلہ اسلام نگر بہیڑی بریلی

حمد رب العالمین

ترے حضور یہ عصیاں شعار آئے ہیں
مدد کے واسطے پروردگار آئے ہیں

گناہ بخشدے مولیٰ ہمارے ہم عاصی
جھکائے اپنی جبیں اشکبار آئے ہیں

عطا تو کردے رسول کریم کا صدقہ
ترے دیار میں یہ دل فگار آئے ہیں

لیے ہوئے تہی دامن کو اے خدا وندا
کرم کی بھیک کے امیدوار آئے ہیں

الٰہی لاج تو رکھنا گناہگاروں کی
اسی بھرم میں سبھی تیرے دوار آئے ہیں

زمانے والوں نے دی ہیں اذیّتیں یارب
سکون دل کے لیے بے قرار آئے ہیں

بقاءِ دین کی خاطر شکوہی ہم سب کچھ
دیا جو تونے وہ کرنے نثار آئے ہیں

حمد باری تعالیٰ

خالقِ کون ومکاں ادنی کو اعلی کردے
ایک جگنوں سے دوعالم میں اجالا کردے

مالکِ ارض و سماں ہے وہی رب اکبر
اپنے محبوب کا جو چاند کھلونا کردے

رات کو چاند ستاروں سے سجاتا ہے وہی
ایک سورج سے جو دنیا میں اجالا کردے

ہو جو مرضی تری اے دونوں جہاں کے خالق
میرے تاریک مقدر کو ثُریّا کردے

وقت آخر ہو لبوں پر مرے کلمہ تیرا
نورِ احمد سے مری قبر مجلیٰ کردے

واسطہ تجھکو ہے محبوب کا تیرے یارب
میری نظروں کو عطاء گنبدِ خضرٰی کردے

آرزو ہے یہ شکوہی کی خدایا تجھ سے
پنجتن کا مری نسلوں کو بھی شیدا کردے

نعت پاک

ہماری زیست کا حاصل ہے مصطفیٰ کا نگر
ہماری جان ہے اور دل ہے مصطفیٰ کا نگر

اے جذبِ شوق ادب کا نہ چھوڑنا دامن
مری نگاہوں کی منزل ہے مصطفیٰ کا نگر

بقیعِ پاک میں اصحاب و آلِ آقا ہیں
گناہگاروں کا ساحل ہے مصطفیٰ کا نگر

چھپا کے رکھتے ہیں جو بغض اپنے سینوں میں
انہیں کی منزلِ مشکل ہے مصطفیٰ کا نگر

لگی ہوئی ہیں قطاریں وہاں ملائک کی
خدا کے نور کی محفل ہے مصطفیٰ کا نگر

ہمارے قلب کی دھڑکن ہے گنبدِ خضریٰ
تصورات کی منزل ہے مصطفیٰ کا نگر

مقام ان کا دوعالم میں ہوگیا اعلیٰ
شکوہی جن کو بھی حاصل ہے مصطفیٰ کا نگر

نعت رسول اکرم

رحمتوں سے پُر ہے گفتارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے عظیم الشان کردارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنت الفردوس میں وہ جائے گا
ہے میسر جس کو دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گئی اس کو شفا ہر مرض سے
ہو گیا ہے جو بھی بیمارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دم بخود ہیں دیکھ کر اسریٰ کی شب
حضرتِ جبریل رفتارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شوق سے کلمہ عمر نے پڑھ لیا
ہوگیا بوجہل غدارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکم سنتے ہی چلا فوراً شجر
آ گیا کرنے کو دیدارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شکوہی یہ کرم حسّان کا
لکھ دیئے میں نے بھی اشعارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت رسول اکرم

رنج و غم سے وہی محفوظ رہا کرتے ہیں
ذکر سرکار کا جو صبح و مسا کرتے ہیں

قولِ رحمٰن ہے مردہ نہ کہو تم ان کو
جان جو دینِ محمدؐ پہ فدا کرتے ہیں

مِہر دنیا کی مبارک ہو تمہیں اہلِ زر
مجھ پہ سرکار دوعالم ہی دَیا کرتے ہیں

سب پہ ہوتی محمد ﷺ کے کرم کی بارش
ان کے اطوار کرم خاص ہوا کرتے ہیں

خلد سے دور! جہنم ہے ٹھکانہ ان کا
پنجتن پاک سے کینہ جو رکھا کرتے ہیں

اس گھڑی نسلِ یزیدی پہ الم چھاتا ہے
جب علم تعزیے دنیا میں اٹھا کرتے ہیں

شہرِ طیبہ کو شکوہی وہی جاتے ہیں فقط
مصطفٰی حاضری جن کو بھی عطا کرتے ہیں

نعت سرکارِ دوعالم

بھرا جہاں سے ہے دامن ہر اک قلندر کا
بھکاری میں بھی مقدر سے ہوں اسی در کا

پڑھی ہے ہم نے بھی تاریخ سارے عالم کی
نہیں ہے ثانی جہاں میں حبیب داور کا

جو اہلبیت کے عاشق ہیں خلد جائیں گے
سنو! یہ قول ہے سب انبیاء کے سرور کا

نہ ہوتا ایک ہی سجدہ تمام شب ہوتی
مؤرّخین نے لکھّا نبی کی دختر کا

تمہارے نام سے ملتی ہے شانتی من کو
ہے راج پاٹ کی چنتا نہ لوبھ ڈالر کا

بہار خلد کی خواہش نہیں مرے دل کو
مری نظر میں ہے روضہ شفیع محشر کا

ادب سے جھک گیا دہلیز پر جو آقا کی
بیاں ہو مرتبہ کیسے شکوہیؔ اس سر کا

نعت پاک

عقل ہے حیران طیبہ دیکھ کر
رحمتِ عالم کا خضریٰ دیکھ کر

اے شہنشاہِ مدینہ ﷺ آپ کو
کرتے ہیں اشجار سجدہ دیکھ کر

جام کوثر کا ہمیں دینگے حضور
پیاس سے ہم کو بلکتا دیکھ کر

طائرِ سدرہ نہ کیوں آنکھیں ملیں
مصطفیٰ کا نوری تلوہ دیکھ کر

ادنُ منّی کی صدا ہے ہر طرف
عرش پر آقا ﷺ کو آتا دیکھ کر

لامکاں پر جلوۂ رب العلیٰ جل جلالہ
آگئے اک شب میں آقا دیکھ کر

روح آدمؑ میں شکوہی رک گئی
نورِ احمد ﷺ کا اجالا دیکھ کر

نعت پاک

فخر سے منگتے حبیب رب کے کہلاتے ہیں ہم
صدقۂ آلِ محمد ﷺ رات دن کھاتے ہیں ہم

جب کہیں پر محفل میلاد میں جاتے ہیں ہم
بھر کے دامن برکتوں سے اپنے گھر آتے ہیں ہم

منکرینِ تعزیہ کے دل کو دہلاتے ہیں ہم
پرچمِ عباس اس طرح سے لہراتے ہیں ہم

رنج وغم کی دھوپ سے ڈرتے نہیں اس واسطے
ذکر پاکِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلاتے ہیں ہم

جشنِ میلاد النبی ﷺ بارہ ربیع النور کو
مدتوں سے مل کے سارا شہر سجواتے ہیں ہم

ہیں ہماری نسبتیں سید بدیع الدین سے
اپنی قسمت پر اسی باعث تو اتراتے ہیں ہم

آتے ہیں اس دم شکوہی نورِ رب العالمیں
دیکھ جب تاریکیٔ مرقد کو گھبراتے ہیں ہم

نعت پاک

جس کی حیات تابع خیرالبشر نہیں
واللہ دوجہان میں وہ معتبر نہیں

آتے ہیں جس جگہ پہ فرشتے ہر ایک پل
شہرِ رسولِ پاک سا کوئی نگر نہیں

روضے پہ اپنے مجھ کو بلا لیجیے حضور
نادار ہوں میں پاس مرے مال و زر نہیں

روزہ ترا، نماز تری، رائیگاں ہے سب
دولت نبی کے عشق کی دل میں اگر نہیں

بس ایک بار گنبدِ خضریٰ کو دیکھ لوں
جز اس کےاور خواہشِ قلب ونظر نہیں

صدقہ عطا ہو حضرتِ حسان کا مجھے
شعروسخن کا مجھ کو میسر ہنر نہیں

ہوگی وہاں نصیب زیارت رسول کی
تاریکیٔ لحد کا شکوہی کو ڈر نہیں

نعت رسول

رحم کا آسمان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بے نشاں کا نشان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دشمنِ دین بھی یہ کہتے ہیں
رحمتِ کل جہان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی عصیاں شعار امت پر
کس قدر مہربان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آکے سدرہ پہ رک گئے جبریل
اور گئے لامکان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوگئی عید حورو غلماں کی
عرش پر میہمان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو امّی لقب ہیں وہ لیکن
علم کی ایک کھان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شکوہی نہیں صحابہ کے
ان سے کب شادمان ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت رسول

حسنِ جناں نہ حور و ملک خوشنما کی بات
کرتے ہیں ہم تو مظہر رب العلی ﷻ کی بات

سب انبیاء و مرسلیں اور ساری امتیں
محشر میں کررہے ہیں شفیع الوریٰ کی بات

اقصیٰ میں جو امام صفِ انبیاء بنا
کرتا ہے کل جہان اسی مصطفیٰ کی بات

کرکے وضو زبان کا صلِ علی سے تم
کیجے ادب کے ساتھ شہِ انبیاء کی بات

ڈرتے نہیں یزید کے شیدائیوں سے وہ
جنکے لبوں پہ رہتی ہے کرب وبلا کی بات

محشر میں تپتی دھوپ سے چاہو اگر اماں
دنیا میں کرلو شافعِ روز جزا کی بات

منکر مجھے صحابہ کا کہتا ہے خارجی
جب بھی شکوہی میں کروں مشکل کشا کی بات

نعت رسول اکرم

آگیا بحرِ تلاطم میں سفینہ اب تو
دیجیے اے مرے سرکار سہارا اب تو

اپنی بدحالی پہ روکر یہ مسلماں بولے
کیجیے چشم کرم شاہ مدینہ اب تو

اے خدا کردے عطا پیارے نبی کے صدقے
فتح کا اہل فلسطین کو سہرا اب تو

پل پہ میزان پہ کوثر پہ بھرم رکھ لینا
کہہ رہاہے یہی ہر امتی آقا ﷺ اب تو

خستہ حالی پہ ہماری اے شہنشاہِ امم
خوب ہنستی ہے شب و روز یہ دنیا اب تو

جن کو حاصل ہے شہ دیں کی غلامی کا شرف
ان کو پلکوں پہ بٹھاتا ہے زمانہ اب تو

بابِ جنت پہ شکوہی کو ہے روکے رضواں
شافعِ روزِ جزا ﷺ کردو اشارہ اب تو

نعت پاک

اس کی کونین پر حکومت ہے
عرشِ اعظم پہ جس کی شہرت ہے

جو ہیں عشاق سرورِ دیں کے
قبر میں بھی انہیں سہولت ہے

شمعِ نورِ رسول اکرم سے
ہوگئی دور کفری ظلمت ہے

مصطفٰی آخری ہیں پیغمبر
ختم ان پر ہوئی نبوّت ہے

انبیاء مقتدی ہیں اقصیٰ میں
پائی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت ہے

عشقِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملا ہے ورثے میں
میری قسمت بھی خوب قسمت ہے

دیکھ لے یہ بھی گنبدِ خضریٰ
بس شکوہی کی اتنی حسرت ہے

نعت رسول اعظم

کیسے بچو گے روزجزا کے حساب سے
رکھتے ہو بغض آلِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

مہمان لامکاں کے ہوئے جب رسول پاک
جلوے خدا کے آگئے باہر حجاب سے

رحمت ہر اک جہاں کے لیے ہیں مرے نبی
یہ بات صاف ہوگئی ام الکتاب سے

ہونگے نبیٔ پاک کے گستاخ دیکھنا
محشر کے ہر مقام پہ خانہ خراب سے

پیشِ خدا وہ جائے گا کس منہ سے سوچیے
رکھتا ہے کینہ جو بھی بشر بوتراب سے

اصحاب کی بلندیاں کرتے ہیں ہم بیاں
روشن نجوم ہیں یہ سبھی ماہتاب سے

نسبت مدار پاک کی دل میں رکھے ہیں جو
ڈرتے نہیں شکوہی وہ افراسیاب سے

نعت پاک

جشن سرکار جو منائیں گے
اپنی تقدیر جگمگائیں گے

حشر میں ہم گناہگاروں کو
شافعِ حشر بخشوائیں گے

پہنے طوقِ غلامیٔ آقا ﷺ
امتی ان کے خلد جائیں گے

جامِ کوثر سے سب غلاموں کی
تشنگی مصطفیٰ※ بجھائیں گے

اذن آقا ﷺ کا آئے گا اک دن
ہم بھی شہرِ مدینہ جائیں گے

پائے آقا سے مل کے پیشانی
ان کو جبریل یوں جگائیں گے

دور ہوگی شکوہیؔ تاریکی
جب لحد میں حضور آئیں گے

نعت پاک

محترم سارے وہ انسان ہوئے جاتے ہیں
دل سے جو عاشقِ رحمان ہوئے جاتے ہیں

نسبتیں جن کی ہیں مضبوط حبیبِ رب سے
دونوں عالم میں وہ ذیشان ہوئے جاتے ہیں

ظلم کے بدلے ہے لبہائے محمد※ پہ دعا
اہلِ شر دیکھ کے حیران ہوئے جاتے ہیں

جب سے اصحاب محمد کا چلن چھوڑا ہے
دہر میں رسوا مسلمان ہوئے جاتے ہیں

مجھ سے منگتے پہ بھی ہو چشمِ عنایت آقا
سب گدا آپ ﷺ کے سلطان ہوئے جاتے ہیں

اسوۂ سرورِ کونین پہ چل کر، سارے
مسئلے حشر کے آسان ہوئے جاتے ہیں

مدحِ سرور میں یہ اشعار شکوہیؔ تیرے
عشقِ حسّان کی پہچان ہوئے جاتے ہیں

نعت پاک

ارم سے بڑھ کے ہیں آرائشیں شہرِ مدینہ کی
ملیں ہم کو خدایا قربتیں شہرِ مدینہ کی

قدومِ مصطفیٰ صلِ علی کی برکتیں دیکھو
بڑھیں دونوجہاں میں عظمتیں شہرِ مدینہ کی

بلاکر شہرِ مکہ سے شہنشاہِ دوعالم کو
مرے رب نے بڑھادی عزتیں شہرِ مدینہ کی

بہاریں خلد کی قربان ہیں اس سبز گنبد پر
لبھاتی ہیں ارم کو رونقیں شہرِ مدینہ کی

رسولِ پاک کے صدقے کہیں ہوں ہم زمانے میں
پہنچ جاتی ہیں ہم تک نعمتیں شہرِ مدینہ کی

مدارالعالمیں کے دامنِ اقدس کے صدقے میں
میسر ہیں مجھے بھی نسبتیں شہرِ مدینہ کی

ہوئیں مَنْ زَارَا قَبْرِیْ سے شکوہی اور بھی ظاہر
دلوں پر مؤمنوں کے رفعتیں شہرِ مدینہ کی

نعت پاک

مقدر اس لیے اونچا ہے تیرا گنبدِ خضریٰ
مکیں ہیں تجھ میں سرکارِ مدینہ گنبدِ خضریٰ

ہے دل کا چین آنکھوں کا اجالا گنبدِ خضریٰ
ہر اک قلبِ پریشاں کا سہارا گنبدِ خضریٰ

مری آنکھو کو مل جائے گی بینائی اگر تیرا
میسر ہو انہیں نوری نظارہ گنبدِ خضریٰ

رسولِ پاک ہیں آرام فرما تجھ میں اس باعث
بڑا ہے عرش سے بھی تیرا رتبہ گنبدِ خضریٰ

مری تختیٔ دل پر صاف آئے گا نظر اس کو
اگر کردے اسے کوئی دوپارہ ! گنبدِ خضریٰ

صدائیں آرہی ہیں عرش اعظم سے فرشتوں کی
ہراک گنبد سے اعلی ہے نبی کا گنبدِ خضری

ترا دیدار کرتے ہی اجل آئے شکوہی کو
یہی ہے آخری اس کی تمنا گنبدِ خضریٰ

نعت پاک

ہر ایک لمحہ مرے مصطفیٰ کا دروازہ
لگے ہے صدق وعدالت سخا کا دروازہ

وہاں حضور کو پہنچے گزر گئیں صدیاں
چمکتا اب بھی ہے غار حرا کا دروازہ

ہرایک زخم کا مرہم جہاں پہ ملتا ہے
درِ رسول ﷺ ہے ایسا شفا کا دروازہ

وہ لوگ اپنے مقدر پہ ناز کرتے ہیں
جنہیں نصیب ہے خیرالوریٰ کا دروازہ

بھٹکنے والے بھٹکتے رہیں قیامت تک
ہمیں تو کافی ہے شیرِ خدا کا دروازہ

کٹا کے بازو علمدار نے زمانے کو
بتادیا کہ یہی ہے وفا کا دروازہ

الٰہی کلمۂ طیب ہو اِس کے ہونٹوں پر
کھلے شکوہی پہ جس دم قضا کا دروازہ

نعت پاک

دور اس سے ہر ایک الجھن ہے
جس کو حاصل نبی کا دامن ہے

جن کو کہتے ہیں رحمت عالم
ان سے سارا جہاں مزیّن ہے

مظہرِ رب اے آمنہ کے للن
تم پہ قربان میرا جیون ہے

پاکے طوقِ غلامیِ آقا ﷺ
فخر کرتی یہ میری گردن ہے

آندھیوں سے بجھا نہ میرا چراغ
اس میں حبِ نبی کا روغن ہے

فضلِ مولا سے قلب مومن میں
شمعِ عشقِ رسول روشن ہے

اے شکوہی انہیں کو یاد کرو
سبز گنبد میں جن کا مسکن ہے

نعت پاک

بروزِ حشر کرنے عاصیوں پر سائباں پہنچے
بچانے اپنی امت کو شفیعِ عاصیاں پہنچے

جہاں پر عقلِ انسانی کا نہ وہم وگماں پہنچے
شبِ اسریٰ محمد مصطفیٰ میرے وہاں پہنچے

عبیدہ ہوں قتادہ ہوں کہ خالد یا ابوزر ہوں
غلامی کی شہ بطحاء سے لینے ڈگریاں پہنچے

ہر اک جانب سے آتی ہیں صدائیں اُدنُ مِنّی کی
شہ ابرار جب عرش علیٰ کے درمیاں پہنچے

دعائیں رد نہیں کرتا خدائے دوجہاں اس کی
وہی بابِ اجابت ہے جہاں رودادِ ماں پہنچے

براقِ نور پر تشریف فرما ہو کے اک پل میں
شبِ معراج سرکار مدینہ ﷺ لامکاں پہنچے

زیارت کو مدینے کی ہوا بیچین جب بھی دل
شکوہی ہم مدارالعالمیں کے آستاں پہنچے

نعت پاک

چھپ گیا ہے بدلیوں میں کبر اور نفرت کا چاند
جگمگایا جس گھڑی اللہ جل جلالہ کی عظمت کا چاند

سارے عالم میں ہر اک جانب اجالے ہوگئےآ گیجب
آمنہ کی گود میں قدرت کا چاند"

نسلِ آدم کو بچانے ظالموں کے ظلم سے
مصطفیٰ کی ذات بن کر آگئی رحمت کا چاند

شرم سے سر جھک گئے ہیں بولہب بوجہل کے
ہوگیا جب رونما سرکار کی بعثت کا چاند

کر کے ہجرت حکم رب سے ساتھ میں صدیق کے
شہرِ مکہ سے مدینہ آگیا شفقت کا چاند

مدتوں سے میرے دل میں یاخدا ہے آرزو
دیکھ لوں جاکر مدینہ شفقت ونعمت کا چاند

مل گیا مجھکو شکوہی دامنِ قطب المدار
ہے مرے دل میں منور آپ ﷺ کی الفت کا چاند

نعت پاک

مظہر رب العلیٰ کونین کے مختار سے
ہے مرا رشتہ مدینے کے درو دیوار سے

چھٹ گئیں تاریکیاں ہر سو اجالے ہوگئے
سارا عالم جگمگایا آمدِ سرکار سے

یاد جس کو بدر کی تاریخ ہے اک آن بھی
خوف کھا سکتا نہیں وہ لشکرِ کفار سے

کلمۂ طیب جو پڑھتے ہیں بصد ناز و ادا
پوچھیے شان نبی ان کنکر و اشجار سے

جو ہیں دشمن فاطمہ کی آل کے روزِ جزا
وہ نظر کیسے ملائیں گے شہِ ابرار سے

سامنے ہو روئے انور سرورِ کونین کا
وقت آخر جب مرا ہو یا خدا سنسار سے

روشنائی میرے خامے کی نہ کم ہوگی کبھی
ہے لگن مجھ کو شکوہی نعت کے اشعار سے

نعت پاک

بے سہاروں کا سہارا سرورِ کون ومکاں
ہے تمہارا آستانہ سرورِ کون ومکاں

بھیج کر روح الامیں کو رب تعالیٰ نے تمہیں
عرش اعظم پر بلایا سرورِ کون ومکاں

ہوگئیں آسان ساری مشکلیں اک آن میں
وقتِ مشکل جب پکارا سرورِ کون ومکاں

میں پڑھوں مرقد میں اپنی یانبی لاکھوں سلام
دیکھ کر جلوہ تمہارا سرورِ کون و مکاں

ہو عنایت آپ کی تو سبزِ گنبد کا کبھی
میں کروں آکر نظارہ سرورِ کون ومکاں

گونجتا ہے عاشقانِ اولیاء کی بزم میں
آپ کی مدحت کا نغمہ سرورِ کون ومکاں

فضلِ رب سے اے شکوہیؔ ہوگیا مجھ کو نصیب
آپ کا پر نور شجرہ سرورِ کون ومکاں

نعت شریف

کی خدا نے بارشِ انوار و رحمت مرحبا
جب ہوئی مکے میں آقا کی ولادت مرحبا

آمنہ کی گود میں بنکر سراپا معجزہ
آگیے دنیا میں سرکار رسالت مرحبا

انبیاء و مرسلیں مشتاق تھے جس شرف کے
ہم وہی ہیں مصطفیٰ کی پیاری امّت مرحبا

خوب کرتے ہیں چراغاں آج بھی سنسار میں
عیدِ میلادالنبی ﷺ پر اہلسنت مرحبا

مٹ گئیں تاریکیاں ہر سو اجالے ہوگئے
آئے جب سرکار بولی سارے خلقت مرحبا

اشرف المخلوق ہیں اور اشرف الامت بھی ہیں
کس قدر رب نے ہمیں دی ہے فضیلت مرحبا

خلد جائیں گے شکوہی وہ مقدر کے دھنی
جن کو حاصل ہوگی آقا کی شفاعت مرحبا

1500 سالہ جشن
میلادالنبی ﷺ

وقت بھی ہے کیا سہانا آمد سرکار پر
قدسی پڑھتے ہیں قصیدہ آمدِ سرکار پر

آسماں سے نور برسا آمدِ سرکار پر
ہوگیا روشن زمانہ آمد سرکار پر
ہوگئے مبعوث مکے میں امام الانبیاء
جھوم اٹھا رب کا کعبہ آمدِ سرکار پر
معجزہ بنکر سراپا آئے ہیں محبوبِ رب
کر رہے ہیں بت بھی سجدہ آمدِ سرکار پر
دیوبندی اور وہابی کا ہوا ہے دیکھیے
کس قدر پژمردہ چہرہ آمدِ سرکار پر
فرش سے تا عرش ہے جشنِ ولادت کی خوشی
بس فقط ابلیس رویا آمدِ سرکار پر
اس قدر خوشیاں منانا اے شکوہی جھوم کر
رنج وغم کو بھول جانا آمدِ سرکار پر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف آمد سرکار دوعالم ﷺ

کہے قدْ جَاءَ کُمْ قرآں نبی تشریف لاتے ہیں
مناتا ہے جہاں خوشیاں نبی تشریف لاتے ہیں
خوشی میں جھوم کر اے سنیوں جشن ولات پر
سجاؤ اپنے گھر گلیاں نبی تشریف لاتے ہیں
ہوائیں ہوگئیں مسرور سن کر نور کے نغمے
چٹک کر کہہ اٹھیں کلیاں نی تشریف لاتے ہیں
جناب آمنہ کے گھر میں استقبال کو حاضر
ہیں آدم اور حوّا ماں نبی تشریف لاتے ہیں
جفا و ظلم کے منجدھار میں کل نسلِ آدم کو
پلانے شربتِ ایماں نبی تشریف لاتے ہیں
دعا مانگی تھی مولی سے ہوئی کچھ اس طرح پوری
وہ ابراہیم کا ارماں نبی تشریف لاتے ہیں

شکوہی جن کو بخشا رب نے تاجِ رحمت عالم
بہانے رحم کی ندیاں نبی تشریف لاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت سیدہ خدیجۃ الکبری

تمہارے شوہرِ اعلی خدیجۃ الکبریٰ
بنے ہیں عرش کے دولہا خدیجۃ الکبریٰ

سبھی سے پہلے خواتین میں پڑھا تم نے
نبیؑ پاک ﷺ کا کلمہ خدیجۃ الکبریٰ

چلے گا جن سے نسب مصطفٰی کا محشر تک
ہیں معرفت کا وہ دریا خدیجۃ الکبریٰ

حسن حسین نواسے علی ہوئے داماد
تمہاری بیٹی ہیں زہرا خدیجۃ الکبریٰ

رسول پاک کے صدقے میں باغِ جنت پر
ہے تیری نسل کا قبضہ خدیجۃ الکبریٰ

مرے حضور نے تب کی ہے دوسری شادی
کیا جب آپ نے پردہ خدیجۃ الکبریٰ

ترے شکوہی کا عشق شہِ رسالت سے
ہو قلبِ ناز مجلّٰی خدیجۃ الکبریٰ

منقبت سیدہ عائشہ صدیقہ

بارشِ انوار و رحمت ہے وہاں یا عائشہ
جس جگہ پر ہے تمہارا نوری حجرہ عائشہ

رحمۃ اللعالمیں نے خوب بخشا عائشہ
دنیا و عقبیٰ میں تم کو اعلیٰ رتبہ عائشہ

سب سے زیادہ اور ازواجِ رسول پاک میں
کیں بیاں تم نے احادیثِ کریمہ عائشہ

آپ کے والد امیرالمومنیں صدیق ہیں
اور شوہر ہیں شہنشاہِ مدینہ عائشہ

لاکھ درہم طشت بھر بھر کے غریبوں کو وہ دیں
سوکھی روٹی سے کریں اپنا گزارا عائشہ

یہ حدیث پاک کے مفہوم سے ثابت ہوا
سب سے پیاری ہیں شہِ بطحا کی زوجہ عائشہ

اے شکوہی صدق دل سے مانگیے مل جائے گا
بانٹتی ہیں سرورِ عالم کا صدقہ عائشہ

جنگ بدر

کلامِ پاک کے جزدان تھے وہ تین سو تیرہ
مراتب میں بڑے ذیشان تھے وہ تین سو تیرہ

مکمل صاحبِ ایمان تھے وہ تین سو تیرہ
بلاشک خلد کے مہمان تھے وہ تین سو تیرہ

خدا و مصطفیٰ کے نام پر گھر چھوڑ آئے تھے
برائے کافراں طوفان تھے وہ تین سو تیرہ

دلائی کامیابی الفت سر کار نے ا ن کو
یقینا دین کے حسا ن تھے وہ تین سوتیرہ

لہو سے کر گئے تر بدر کی سوکھی زمیں کو جو
نبی ﷺ کے دین پر قربان تھے وہ تین سو تیرہ

نہ بھولیں گے جنہیں ایمان والے روز محشر تک
شہ کونین کے دربان تھے وہ تین دو تیرہ

شجاعت ناز کرتی ہے شکوہی عزم پر ان کے
نہتھے بے سرو سامان تھے وہ تین سو تیرہ

منقبت صدیق اکبر

کون سمجھے گا جہاں میں مرتبہ صدیق کا
مصطفی صدیق کے ہیں اور خدا صدیق کا

دست بستہ پوچھتی ہیں عائشہ سرکار سے
مرتبہ بتلایئے یا مصطفی ﷺ صدیق کا

کردیا اعلان یہ شاہ امم ﷺ نے مومنو!
بعد نبیوں کے بڑا ہے مرتبہ صدیق کا

اس میں داخل ہونہیں سکتی ہے ظلمت دوستو
قلب میں میرے ہے روشن قمقمہ صدیق کا

جنتی انسان جس کو دیکھنا ہو دیکھ لے
نام آقا ﷺ نے پکارا بار ہا صدیق کا

روضۂ محبوب میں ان کو جگہ کردی عطا
عشق آقا ﷺ سے خدا کو بھا گیا صدیق کا

دورِ مشکل ختم ہوگا اے شکوہی بالیقیں
دیجیے رب العلی جل جلالہ کو واسطہ صدیق کا

منقبت فاروقِ اعظم

شہِ دیں پہ قربان فاروقِ اعظم
ہیں اسلام کی جان فاروقِ اعظم

دعا کی خدا سے شہ انبیاء نے
ہوئے تب مسلمان فاروقِ اعظم

ہوا تم سے قائم نظام عدالت
عدالت کی پہچان فاروقِ اعظم

ہمیں پنجتن کے توسل بنادو
مدینے کا مہمان فاروقِ اعظم

بروز قیامت شہِ دیں کے صدقے
بچانا مری آن فاروقِ اعظم

ابوبکر و عثمان مولا علی کا
لٹاتے ہیں فیضان فاروقِ اعظم

اَنا کے یہ پتلے شکوہی پہ تیرے
لگاتے ہیں بہتان فاروقِ اعظم

منقبت عثمان غنی

خالقِ کون ومکاں کے دلربا عثمان ہیں
سرورِ کونین کی لطف وعطا عثمان ہیں

سب صحابہ جانتے ہیں باحیا عثمان ہیں
اسوۂ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آراستہ عثمان ہیں

دعوت صدیق پر اسلام کو کرکے قبول!
مصطفیٰ سے جڑگئے باضابطہ عثمان ہیں

حسنِ ظاہر جن کا ملتا ہے خلیل اللہ سے
اور مشابہ مظہرِ رب العلیٰ عثمان ہیں

ایک ذوالنورین ہے اور دوسرا ذوالہجرتین
اور کئ القاب سے آراستہ عثمان ہیں

دیکھ کر جن کو سہی کرتے ہیں آقا بھی لباس
اللہ اللہ کس قدر اہلِ حیا عثمان ہیں

مرتبہ جن کا خدائے پاک نے اونچا کیا
وہ شکوہی نائبِ خیرالوریٰ عثمان ہیں

منقبت مولا علی

ہے واقعی میں عبادت علی علی کہنا
یہی ہے قول رسالت علی علی کہنا

جو جل رہے ہیں وہ جلتے رہینگے محشر تک
ہے عاشقوں کی یہ عادت علی علی کہنا

یہ اہلبیت کے عشاق کا وظیفہ ہے
کہاں ہرایک کی قسمت علی علی کہنا

یہی عقیدہ ہے صدیوں سے جاں نثاروں کا
جب آئے کوئ مصیبت علی علی کہنا

میں پنجتن کا سگ در ہوں اس لیے میری
لحد میں رکھتے ہی میّت علی علی کہنا

علی کا بغض جہنم میں لے کے جائے گا
اگر ارم کی ہے حسرت علی علی کہنا

مدار پاک کے صدقے میں تجھکو دنیا میں
شکوہی دے رہا عزت علی علی کہنا

منقبت مولا علی

جانشین مصطفیٰ مولا علی
ہیں وقار اولیاء مولا علی

یہ غدیر خم میں آقا نے کہا
اب سے ہے سب کا مرا مولا علی

مل گیا ہے قلب مضطر کو سکوں
جس گھڑی میں نے کہا مولا علی

میرے گھر سے مشکلیں واپس ہوئیں
دیکھا جب لکھا ہوا مولا علی

جسکو دنیا نے کہا قطب المدار
وہ ہے تیرا لاڈلا مولا علی

شاہ بطحا علم کا اک شہر ہیں
اور ہیں اس کا پتہ مولا علی

حشر میں رکھنا شکوہی کا بھرم
ہے تمہارا آسرا مولا علی

منقبت مولا علی

قول ہے یہ تاجدار انبیاء ﷺ کا یاعلی
جس کا میں مولا ہوں تم اس کے ہو مولا یاعلی

کہہ رہے ہیں مل کہ یہ جن وبشر حورو ملک
رشکِ جنت ہے ترا پرنور روضہ یاعلی

دیکھ کر تیری شجاعت اور ترا جاہ وجلال
سب نے دیکھا بابِ خیبر کانپ اٹھا یاعلی

حشر میں پوچھا گیا تیری ولایت کا سوال؟
خلد میں پہنچا وہی جس نے پکارا یاعلی

اہل مکہ کا تکبر ریزہ ریزہ کردیا
بدر میں لہرایا تونے دیں کا جھنڈا یاعلی

سرورِ کون ومکاں مختارِ کل نے آپ کو
بابِ شہرِ علم کا بخشا ہے رتبہ یاعلی

گر گئیں قلبِ منافق پر شکوہی بجلیاں
عاشقوں نے جس گھڑی نعرہ لگایا یاعلی

منقبت مولا علی

کہہ رہے ہیں اولیاء واصفیاء مشکل کشا
جانشینِ شافعِ روزِ جزا ﷺ مشکل کشا

جس طرح سے ہیں رسولوں میں شہنشاہِ امم
ہیں اسی طرح امام الاولیاء مشکل کشا

یہ عمل ہے آزمودہ اس میں کوئی شک نہیں
❊مشکلوں میں کام آئے ہرجگہ مشکل کشا❊

امت خیرالوریٰ پہ از طفیل فاطمہ
کیجیے چشم کرم مشکل کشا مشکل کشا

ہے مرے دل کو یقیں وہ جائیگا فردوس میں
جو بھی ہے عاشق تمہاری آل کا مشکل کشا

یہ عقیدت دیکھیے دیوانۂ شبیر کی
خود بنائے خود اٹھائے تعزیہ مشکل کشا

کھل گیا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ کا شکوہی راز جب
تب سبھی نے کہہ دیا مولا مرا مشکل کشا

منقبت مولا علی

غیر اپنے ہیں سب علی مولا
ہو کرم مجھ پہ اب علی مولا

جب بھی مشکل کشا میں کہتا ہوں
فخر کرتے ہیں لب علی مولا

جشنِ مولود ہم منائیں گے
آئی تیرہ رجب علی مولا

ہوگی کافور ہر پریشانی
بول دو با ادب علی مولا

بابِ خیبر اکھاڑ پھینکا ہے
تم نے اے شیرِ رب علی مولا

مشکلیں ہوگئیں مری آساں
کہدیا میں نے جب علی مولا

اپنے روضے پہ اس شکوہی کو
تم بلاؤ گے کب علی مولا

منقبت سیدہ فاطمہ زہرا

زمانہ کہہ رہا ہے فاطمہ کا
نرالا مرتبہ ہے فاطمہ کا

عظیم الشان بابا جانِ عالم
محمد مصطفیٰ ہے فاطمہ کا

جنہیں کہتے ہیں ہم شبیر و شبر
نسب ان سے چلا ہے فاطمہ کا

بنے گا نارِ دوزخ کا وہ ایندھن
جو دشمن بن گیا ہے فاطمہ کا

خطائیں ڈھونڈنے والے کمینے
تجھے رتبہ پتا ہے؟ فاطمہ کا

جھکے ہیں اس کے آگے تاج والے
جو دیوانہ ہوا ہے فاطمہ کا

شکوہی کربلا میں دیں کی خاطر
گھرانہ لٹ گیا ہے فاطمہ کا

منقبت سیدہ فاطمہ زہرا

ترے اوراقِ سیرت آب زر ہیں سیدہ زہرا
ترے چرچے خدا کےعرش پر ہیں سیدہ زہرا

خدیجہ مائی کی نورِ نظر ہیں سیدہ زہرا
رسول اللہ کی لختِ جگر ہیں سیدہ زہرا

جھکے دہلیزِ نوری پر تری جو چشمِ نم ہوکر
بنے وہ ایک پل میں تاجور ہیں سیدہ زہرا

بروز حشر کرّو فر سے جب تشریف تم لائیں
جھکی سب کی نگاہیں اور سر ہیں سیدہ زہرا

لقب *ام ابیھا* کا دیا سرکار ﷺ نے ان کو
خدا جانے معزز کس قدر ہیں سیدہ زہرا

جو تیرے اور تیری آل کے دشمن ہیں دنیا میں
بھٹکتے پھر رہے وہ در بدر ہیں سیدہ زہرا

شکوہی جیسے لاکھوں نام لیوا فضل آقا سے
بروز حشر دِکھتے بے خطر ہیں سیدہ زہرا

منقبت امام حسن

کہہ رہے ہیں اہلِ دل اہلِ یقیں مولا حسن
ہم شبیہِ سرورِ دنیا و دیں مولا حسن

رکھتی ہے آقا کی امت یہ یقیں مولا حسن
آپ کی جاگیر ہے خلدِ بریں مولا حسن

المدد میں نے پکارا جب کہیں مولا حسن
آگئے امداد کو میری وہیں مولا حسن

اپ کے کنبے کی ہی قربانیوں سے بالیقیں
پاگیا ہے رفعتیں دینِ مبیں مولا حسن

تیرے والد کو شبِ ہجرت بنائیں مصطفیٰ
اہل مکہ کی امانت کا امیں مولا حسن

آپ ہی ہیں بعدِ سیدنا علیؑ مرتضیٰ
جانشین رحمۃ اللعالمیں مولا حسن

خوف دنیا فکر محشر اس لیے مجھ کو نہیں
ہیں شکوہی قلب میں میرے مکیں مولا حسن

منقبت امام حسن

مسرت سے دنیا امام حسن کا
پڑھے روز خطبہ امام حسن کا

عرب کیا عجم کیا امامِ حسن کا
ہے سنسار سارا امامِ حسن کا
پلےجس کی آغوش میں شاہ بطحاء
وہی تو ہے دادا امام حسن کا
دیا زہر کس نے انہیں؟ قلب جس سے
ہوا پارہ پارہ امام حسن کا
جو ٹھکرائے تاجِ شہی ایک پل میں
یہ ہے کام کس کا؟ امام حسن کا
وہ خوش بخت مومن ہے واللہ جسکے
لبوں پر ہے نغمہ امام حسن کا
لکھا ہے کلام الٰہی میں یارو
ہے طاہر گھرانہ امام حسن کا

کہو تاجدارِ زمانہ سے دلکش
شکوہی ہے منگتا امام حسن کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت امام حسین

کون و مکاں میں دھوم مچے گی حسین کی
شہرت ہرایک روز بڑھے گی حسین کی

دین شہ امم کو بچایا ہے اس لیے
مقروض کائنات رہے گی حسین کی

لعنت کرے گا تجھ پہ زمانہ یزیدِ شام
محفل جہاں بھی سجے گی حسین کی

اِس دور کے یزیدو تمہیں بھی ادب کے ساتھ
مدحت ضرور کرنی پڑے گی حسین کی

ہوگی نہ صبحِ حشر نمودار جب تلک
عظمت بلند ہوتی رہے گی حسین کی

مفتی ہزاروں مرگئے یہ سوچ سوچ کر
کیسے شبیہِ روضہ رکے گی حسین کی

بن جائے گا شکوہی کا بگڑا ہوا نصیب
جس دم نگاہ لطف اٹھے گی حسین کی

منقبت امام حسین

راحتِ فاطمہ نام شبیر کا
ابنِ شیرِ خدا نام شبیر کا

رفعتیں پا گیا نام شبیر کا
جب نبی سے جڑا نام شبیر کا

روز محشر بنا نام شبیر کا
بس مرا آسرا نام شبیر کا

قلب کو تب ملا ایک پل میں سکوں
٭باادب جب لیا نام شبیر کا٭

حکم سے حق تعالیٰ کے اے مومنو
مصطفی ﷺ نے رکھا نام شبیر کا

دیکھنا ہو جسے دیکھلے وہ مرے
قلب پر ہے لکھا نام شبیر کا

سرخروئی شکوہی ملی تب مجھے
وردِ لب جب رہا نام شبیر کا

منقبت امام حسین

باغ ارم کے پھول ہمارے حسین ہیں
اور شمع مصطفی کے اجالے حسین ہیں

قلب علی و زہرا کے پارے حسین ہیں
مختار کائنات کے پیارے حسین ہیں

جائے یزید نار میں مع اپنی فوج کے
سردار اہل خلد ہمارے حسین ہیں

جن کے لیے سواری بنے پیارے مصطفی
دنیا میں آپ ایسے نرالے حسین ہیں

روزِ جزاء پلائیں گے کوثر کا جام وہ
محبوبِ کبریا کے نواسے حسین ہیں

ان پر یزیدی فتوے لگاتے ہیں ہر برس
جو تعزیے تمہارے بناتے حسین ہیں

جگمگ شکوہی جن سے زمیں آسماں ہوئے
دین نبی کے ایسے ستارے حسین ہیں

منقبت امام حسین

ہم کو قسمت سے ملا ہے آسرا حسنین کا
مصطفیٰ حسنین کے رب العلی حسنین کا

ہے شہنشاہوں سے اعلی بچپنا حسنین کا
قدسی آتے ہیں جھلانے پالنا حسنین کا

بے وفا تو بھول بیٹھے ان کے احسانِ عظیم
ہے وفاداروں کے لب پر تذکرہ حسنین کا

گر سمجھ آتا نہیں ہے عقل کے اندھو تمہیں
پوچھ لو اصحاب سے تم مرتبہ حسنین کا

کوئی بھی فتویٰ اسے ہرگز نہ کرپاتا ہے کم
قلب میں جس شخص کے بھی غم بسا حسنین کا

کہہ رہے ہیں اہلبیتِ پاک کے عشاق سب
تعزیہ یونہی بنائیں گے سدا حسنین کا

اے شکوہی ہر دعا مقبول ہوگی بالیقیں
دیجیے رب العلی کو واسطہ حسنین کا

منقبت امام حسین

میں فخر کرتا ہوں دنیا کو یہ بتانے میں
رقم ہے مدحتِ شبیر دل خانے میں

صدائیں آتی ہیں کرب وبلا سے یہ اب بھی
نہیں حسین سا صابر کوئ زمانے میں

مری حیات کے ایّام رہ گئے تھوڑے
نہ دیر کیجیے اب کربلا بلانے میں

بروز حشر مرے جیسے ان گنت عاصی
ملیں گے شافعِ محشر کے شامیانے میں

ہوا ہے علم انہیں جب سے میں حسینی ہوں
یزیدی لگ گئے کتنے مجھے گرانے میں

یزیدی کوئ بھی اس کو سمجھ نہیں پایا
بہت سکون ہے شبیر کے ترانے میں

ہوا شکوہی بھی بیعت مدار کے صدقے
حسینِ ہاک تمہارے حسیں گھرانے میں

منقبت شریف سرکار امام عالی مقام علیہ السلام

کانپ جاتے ہیں یزیدی اب بھی سن کر کربلا
دے کے سر ابنِ علی نے کرلیا سر کربلا

رشک یوں کررتے ہیں تجھ پر ماہ واختر کربلا
تجھ پہ ہے آرام فرما ابنِ حیدر کربلا
تیری رفعت کو قیامت تک بڑھانے کے لیے
آگئے سردار جنت آج تجھ پر کربلا
ننھے اصغر اپنی ایڑی کو رگڑدیتے اگر
تیرے اندر سے نکلتا حوضِ کوثر کربلا
ہم صحابہ اور اہلبیت کے عشاق ہیں
ہم ہیں سنی ہے ہمارے دل کے اندر کربلا
جس میں بچے نوجواں بوڑھے سبھی شامل ہیں وہ
دفن ہے ابنِ علی کا تجھ میں لشکر کربلا
ایک یہ بھی ہے کرامت فاطمہ کے لال کی
تذکرہ ہوتا یے تیرا اب بھی گھر گھر کربلا

اے شکوہی حضرت شبیر کے فیضان سے
بن گئ ہے علم و حکمت کا سمندر کربلا

منقبت امام حسین

ساری حیات صبر سے رہنا حسین کا
بتلائے کون منصبِ اعلیٰ حسین کا

سردارِ خلد ان کو بنایا حضور نے
دوزخ میں کیسے جائیگا شیدا حسین کا

باچشمِ نم پڑھیں گے بروزِ جزا تلک
عشاق اہلبیت قصیدہ حسین کا

گاتا ہے گیت دشمنِ مولا علی کے تو
کھاکر نمک حرام نوالا حسین کا

قلعے یزیدیت میں ہوا زلزلہ بپا
جب کرّوفر سے تعزیہ نکلا حسین کا

کبرِ یزید خوف زدہ تھا اسی سبب
مختارِ کائنات ہے نانا حسین کا

لکھ تو شکوہی مدحت شہدائے کربلا
پائے گا تو بھی فیض ہمیشہ حسین کا

منقبت شہدائے کربلا

صبر کا اک آسماں ہے کل بیان کربلا
امتیازِ حق و باطل ہے نشانِ کربلا

عاشقوں کے واسطے دونوں ہیں لازم دیکھیے
ایک دھڑکن ہے مدینہ ۔ ایک جانِ کربلا

جب غم وآلام ہم کو گھیرتے ہیں اس گھڑی
سائباں کرتا ہے ہم پر آسمانِ کربلا

کوششیں تو کیں یزید و شمر نے لاکھوں مگر
قہرِ رب سے بچ نہ پائے مجرمانِ کربلا

دس محرم ہجری اکسٹھ دن جمعہ کو ہوگیا
خون سے آلِ نبی ﷺ کے تر جہانِ کربلا

ایسی لکھّی ہے لہو سے حضرتِ شبیر نے
حشر تک باقی رہے گی داستانِ کربلا

پرچمِ شہدائے کربل عرش پر لہرا گیا
اے شکوہی مٹ گئے سب دشمنانِ کربلا

عظمتِ تعزیہ شریف

ہے عقیدت کا مری نوری سمندر تعزیہ
اور نسبت کا ہے اک پاکیزہ جھومر تعزیہ

سربلندی اس کو حاصل ہوگئ کونین میں
باادب رکھا ہے جس نے اپنے سر پر تعزیہ

رہ گئ ہیں بانسوی رزاق کی آنکھیں کھلی
دیکھیں جب ارواح شہدا تیرے اندر تعزیہ

اے یزیدِ شام کے پیرو ہمیں بتلا ذرا
دل میں کیوں چبھتا ہے تیرے مثلِ نشتر تعزیہ

ہے ہمارے واسطے حجت درِ قطبِ مدار
اور معین الدین کے ہے آستاں پر تعزیہ

روکنے کی ساری کوشش ہوگئ ہے رائیگاں
روک نہ پایا کوئ فتوی لگا کر تعزیہ

اے شکوہی جو مخالف تعزیہ داری کے ہیں
واقعی ہے ان کی خاطر ایک خنجر تعزیہ

منقبت سیدنا امام قاسم

حسین پاک کا لشکر امامِ قاسم ہیں
شجاعتوں کا سمندر امامِ قاسم ہیں

سمیٹے قوت حیدر امامِ قاسم ہیں
شبیہِ حضرتِ شبر امامِ قاسم ہیں

مچاتے کھلبلی پہنچے یزیدی خیمے تک
رکے کسی سے نہ دم بھر امامِ قاسم ہیں

یزیدی لشکرِ جرّار کے مقابل میں
اکیلے مثلِ غضنفر امامِ قاسم ہیں

ہر ایک سمت ہیں لاشوں کے ڈھیر کربل میں
چلاتے تیغ کو سرسر امامِ قاسم ہیں

لرزتے فوجِ یزیدی کے پہلواں سارے
تمہارے رعب سے تھر تھر امامِ قاسم ہیں

شکوہی دین پہ قربان ہو کے کربل سے
پہنچتے خلد کے اندر امامِ قاسم ہیں

منقبت سرکار امام زین العابدین

فاتح خیبر ہے دادا عابدِ بیمار کا
نور والا ہے گھرانہ عابدِ بیمار کا

کیا بتاؤں میں ہے کیا کیا عابدِ بیمار کا
ہے نجف طیبہ پہ قبضہ عابدِ بیمار کا

جو وفادارِ حسین ابنِ علی ہیں بس وہی
پڑھتے رہتے ہیں قصیدہ عابدِ بیمار کا

ڈر نہیں سکتا یزیدی بھیڑیوں سے وہ کبھی
یاد ہے جس کو بھی خطبہ عابدِ بیمار کا

اولیاءاللہ کا ہو یا کسی کا بھی گروہ
ہے ہراک لب پر ترانہ عابدِ بیمار کا

جو غمِ شبیر میں رونا بتاتے ہیں غلط
عمر بھر دیکھیں وہ رونا عابدِ بیمار کا

اے شکوہی مل گیا ہے پیرومرشد کے طفیل
مرحبا پرنور شجرہ عابدِ بیمار کا

منقبت امام محمد باقر

نبی سے ملتا ہے شجرہ امام باقر کا
حسینِ پاک ہے دادا امام باقر کا

وہ نور چشم ہیں سجاد کے اسی باعث
نجف مدینہ و مکہ امامِ باقر کا

جو اہلبیت کا دشمن ہو نار میں جائے
ہے باغ خلد پہ قبضہ امام باقر کا

امامِ جعفرِ صادق نے علم کا صدقہ
ابوحنیفہ کو بخشا امام باقر کا

خزانے علم کے سب جس نے کردیئے ظاہر
بہت عظیم ہے رتبہ امامِ باقر کا

قبولیت کا شرف اس کوکر عطا مولیٰ
لکھا جو میں نے قصیدہ امام باقر کا

شکوہی رنج والم ہوگئے مرے کافور
ہوا جو ادنی اشارہ امام باقر کا

منقبت امام جعفر صادق

بنا جو آپ کا سرکار جعفرِ صادق
ہوا وہ خلد کا حقدار جعفرِ صادق

ادب سے چوم کے سرپر اسے میں رکھ لوں گا
ملے جو آپ کی پیزار جعفرِ صادق

تمہارے در کی گدائی ہے رشکِ تاجِ شہی
کروں کیا لے کے میں دستار جعفرِ صادق

علی و فاطمہ زہرا کے جو بھی منکر ہیں
وہ لوگ دیں کے ہیں غدّار جعفرِ صادق

ملاہے ان کو وراثت میں علم باقرؔ کا
فضیلتوں کے ہیں شہکار جعفرِ صادق

دلاکے فاتحہ بائیس رجب کو کرتے ہیں
عقیدتوں کا ہم اظہار جعفرِ صادق

بچانا گرمئ محشر سے اس شکوہی کو
طفیلِ حیدرِ کرّار جعفرِ صادق

منقبت امامِ اعظم ابوحنیفہ

قبول کر کے امامت ابوحنیفہ کی
سمجھ میں آگئی رفعت ابوحنیفہ کی

علی سے دیکھو عقیدت ابوحنیفہ کی
ہے علمِ دیں پہ مہارت ابوحنیفہ کی

ملا جو صدقۂ باقر امام جعفر سے
تبھی بڑھی ہے لیاقت ابوحنیفہ کی

پکڑ کے کعبے کا در پڑھ لیا ہے رب کا کلام
عظیم تر ہے عبادت ابوحنیفہ کی

جہاں میں کثرتِ احناف ہے اسی باعث
کری مدار نے مدحت ابوحنیفہ کی

حدیث پاک شہ انبیاء بتاتی ہے
بڑھائی رب نے فضیلت ابوحنیفہ کی

شکوہی کیسے قصیدے لکھوں میں دنیا کے
مجھے ہے صرف ضرورت ابوحنیفہ کی

کلام اصحاب و اہلبیت

اس نے پایا حوصلہ اصحاب و اہلبیت کا
جو بھی شیدا ہوگیا اصحاب و اہلبیت کا

جز محمد مصطفیٰ اور خالق کونین کے
کون جانے مرتبہ اصحاب و اہلبیت کا

بعد آقا سب سے افضل حضرت صدیق ہیں
ہے اسی پر اکتفاء اصحاب و اہلبیت کا

چاہیئے خلد بریں میں داخلہ تو مومنو
کرتے رہیئے تذکرہ اصحاب و اہلبیت کا

سر جھکا کر آج بھی عشاقِ ختم المرسلیں
مانتے ہیں فیصلہ اصحاب و اہلبیت کا

ہوگیا *مَن کنت مَولا* سے یہ ظاہر واقعی
ہے علی ہی بادشاہ اصحاب و اہلبیت کا

اے شکوہی فیض سے سید بدیع الدین کے
بن گیا میں بھی گدا اصحاب و اہلبیت کا

کلام اہلبیت

اس کی قسمت میں ہے جنت اہلبیتِ پاک کی
جسکو حاصل ہے قرابت اہلبیتِ پاک کی

نکہت باغ ارم سے دور ہوگا وہ بشر
کررہاہے جو اہانت اہلبیتِ پاک کی
دونوں عالم میں خدا بخشے گا ان کو رفعتیں
جو بیاں کرتے ہیں عظمت اہلبیت پاک کی
پارکیسے کرسکے گا حشر میں وہ پل صراط
کر رہاہے جو عداوت اہلبیتِ پاک کی
سوداگر سوداگری میں ہوگئے اتنے مگن
آگئ حصے میں نفرت اہلبیتِ پاک کی
آج بھی جہلا ہیں کچھ نسلِ یزیدِ شام کے
چاہتے ہیں لینا بیعت اہلبیتِ پاک کی
وہ مدارالعالمیں کی عظمتوں پر ہے فدا
جس کے دل میں ہے محبت اہلبیتِ پاک کی

اے شکوہی روزمحشر تک رہے گی دیکھنا
ہر سلاسل کو ضرورت اہلبیتِ پاک کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت حضرت بایزید بسطامی

ہے جہاں حیران و ششدر بایزیدِ پاک کا
دیکھ کرروحانی پاور بایزیدِ پاک کا

ہے حبیب عجمی سا رہبر بایزیدِ پاک کا
اور بدیع الدین دلبر بایزیدِ پاک کا

برسر محفل کہا ہے یہ جنید پاک نے
اولیاء میں ہے نہ ہمسر بایزید پاک کا

محفلِ اقطاب ہو یا محفلِ اغواث ہو
ہے نہیں چرچا کہاں پر بایزیدِ پاک کا

واسطے ہیں تین جس میں مصطفیٰ تک بالیقیں
دیکھ لو شجرہ اٹھا کر بایزیدِ پاک کا

آگئے کشکول لیکے طالبان اہل حق
معرفت کا پینے ساغر بایزیدِ پاک کا

اے شکوہی سرور کون ومکاں کے فیض سے
ذکر ہے دنیا میں گھر گھر بایزید پاک کا

منقبت مدار العالمین

ٹلی ہر ایک مصیبت مدار اعظم سے
ملی ہے قلب کو راحت مدار اعظم سے

ملے گی بس انہیں جنت مدارِ اعظم سے
جو کررہے ہیں محبت مدارِ اعظم سے

ہر ایک ساکنِ ہندوستان نے پائی
نبی کے عشق کی دولت مدار اعظم سے

ہمیں ملی ہے وراثت میں اے جہاں والو
رسول پاک کی چاہت مدار اعظم سے

لکھا ہے حضرت مخدوم پاک نے مجھ کو
ملا ہے خرقۂ الفت مدار اعظم سے

اسی سبب مجھے کہتے ہیں سب غلام مدار
اٹوٹ ہے مری نسبت مدار اعظم سے

غم و الم کی تپش میں ہزار بار مجھے
شکوہی ملتی ہے ہمت مدار اعظم سے

منقبت مدار العالمین

خدائے پاک نے رکھا ترا سید بدیع الدیں
نبی کی آل میں حصہ ترا سید بدیع الدیں

زمین ہند ہی کیا ہم نے دیکھا سارے عالم میں
ملا ہر اک جگہ چلہ ترا سید بدیع الدیں

ہو مارہرہ کچھوچھہ کالپی یا وہ بریلی ہو
ہے پہنچا ہر جگہ شجرہ ترا سید بدیع الدیں

بجھی تب تشنگی مخدوم اشرف نے سکوں پایا
عطا جب ہوگیا خرقہ ترا سید بدیع الدیں

مجدد الفِ ثانی نے لکھا مکتوب میں اپنے
حقیقت میں ہے کیا! رتبہ ترا سید بدیع الدیں

جہاں ہر روز آتی ہیں ابابیلیں زیارت کو
ہے ایسا خوشنما روضہ ترا سید بدیع الدیں

شکوہی اوج پر اس کا مقدر ہے دوعالم میں
ہے جو بھی چاہنے والا ترا سید بدیع الدیں

منقبت مدار العالمین

احسان مجھ پہ دیکھیے پروردگار کا
دامن مجھے نصیب ہے قطب المدار کا

کرنے کو آئے حکمِ رسولِ کریم سے
ہندوستاں میں خاتمہ تم اندھکار کا

صدیوں تلک نہ سحری و افطار جس نے کی
قطب المدار نام ہے اس روزہ دار کا

مکتوبِ الفِ ثانی میں لکھا ہے صاف یہ
ثانی نہیں ہے ولیوں میں قطب المدار کا

تاریکیاں مٹانے کو سارے جہان کی
نکلا ہے دیکھو چاند فلک پر مدار کا

جس کا ہے سر قدومِ رسالت تلے سنو!
پڑھتے ہیں ہم قصیدہ اسی تاجدار کا

اہلِ نظر شکوہی یہ کہتے ہیں جھوم کر
خضری کے مثل لگتا ہے روضہ مدار کا

منقبت مدار العالمین

ختم کردو بلا بدیع الدیں
تم سے ہے التجا بدیع الدیں

جانِ ہر اولیاء بدیع الدیں
ابنِ شیر خدا بدیع الدیں

آپ جیسا نہیں ہے ولیوں میں
کوئی بھی دوسرا بدیع الدیں

آگئے ہند تیری دھرتی پر
مصطفٰی کی عطا بدیع الدیں

دنیا والوں سے وہ نہیں ڈرتے
جو ہیں تیرے گدا بدیع الدیں

ہے شکوہی کو دونوں عالم میں
بس ترا آسرا بدیع الدیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت مدار العالمین

اولیاء میں آپ سب سے محترم زندہ مدار
ہے نبی ﷺ کا آپ کے سر پر قدم زندہ مدار

صدقۂ خیرالبشر ﷺ اور صدقۂ مولا علی
دور ہوں دل سے مرے رنج والم زندہ مدار

دیجیے صدقہ حسن بصری حبیب عجمی کا اب
آگئے ہیں آستاں پر تیرے ہم زندہ مدار

حال پر میرے طفیلِ بایزیدِ پارسا
کیجیے للہ اب چشمِ کرم زندہ مدار

حکم پاکر سرورِ کونین کا اس ہند میں
دین کا لہرا دیا تم نے علم زندہ مدار

آپ کے عشاق کو تیور بدل کر دیکھ لے
کس جری میں اتنی جرأت اتنا دم زندہ مدار

بس یہ حسرت ہے شکوہی کی نگاہوں میں رہے
آپ کے روضے کی جالی مرتے دم زندہ مدار

منقبت مدارالعالمین

ہر طرف نوری سماں ہے نور کی بہتات ہے
عرسِ سرکار مدارالعالمیں کی رات ہے

سب سے پہلے ہند میں بھیجا جسے سرکار نے
وہ بدیع الدیں مدارالعالمیں کی ذات ہے

آپ کے ہوتے مدارالعالمیں دل پر مرے
یہ اچانک کیوں غموں کی ہوگئ برسات ہے

آپ کے عشاق نے اجمیر میں قطب المدار
منکرینِ سلسلہ کو دی بھیانک مات ہے

آپ کے ہوتے ہوئے اے سیدی زندہ مدار
یہ مخالف ہم سے الجھیں ان کی کیا اوقات ہے

ہے سنہرے حرف سے تاریخ میں لکھا ہوا
محسنِ ہندوستاں قطبِ جہاں کی ذات ہے

دامنِ امید بھر دیجے شکوہی کا حضور
آپ کے روضے پہ بٹتی رات دن خیرات ہے

منقبت مدارالعالمین

علی کے لعل سے الفت بڑھا کے دیکھو تو
مداری نسبتیں دل میں بسا کےدیکھو تو

تمہارے گھر سے کبھی برکتیں نہ جائینگی
تم انکے نام کی محفل سجا کے دیکھو تو

ہو جسکے سرپہ قدم سرورِ دوعالم کا
بجز مدار کوئ ہے بتا کے دیکھو تو

مدارِ پاک کا احساں ہے کل سلاسل پر
اے منکرو ذرا نظریں ملاکے دیکھو تو

ہیں پورے ہند میں قطب المدار کے چلے
انانیت کی یہ عینک ہٹا کے دیکھو تو

تمہاری مشکلیں خود ہی رہینگی مشکل میں
درِ مدار پہ سر کو جھکا کے دیکھو تو

شکوہی عظمتیں پاؤگے دونوں عالم میں
مدارِپاک کا پرچم اٹھا کے دیکھو تو

منقبت مدار العالمین

فاتحِ خیبر کی عترت حضرتِ زندہ مدار
قلب زہرا کی ہیں راحت حضرتِ زندہ مدار

آلِ سرکارِ رسالت ﷺ حضرتِ زندہ مدار
ہیں شہنشاہ ولایت حضرت زندہ مدار

سرنگوں ہے تیری اعلی شخصیت کے سامنے
چشتیت اور قادریت حضرتِ زندہ مدار

محسن ہندوستاں تقوی تمہارا دیکھ کر
محوِ حیرت ہے ولایت حضرتِ زندہ مدار

مع مریدوں پیر وہ نارسقر میں جائیگا
جو رکھے تجھ سے عداوت حضرت زندہ مدار

کفر کے گھنگھور بادل تھے یہاں چاروں طرف
آئے ہیں جس وقت بھارت حضرتِ زندہ مدار

دیکھ لیجے اس شکوہی کی غم و آلام سے
کس قدر ہے خستہ حالت حضرت زندہ مدار

منقبت مدار العالمین

کوئ ولیوں میں نہیں ہے آپ جیسا یامدار
آپ ہیں آل شہنشاہِ مدینہ ﷺ یا مدار

سلسلہ ہر اک جگہ پہنچا تمہارا یا مدار
ہو وہ مارہرا بریلی یا کچھوچھہ یامدار

جس گھڑی ہو اس جہاں سے میرا جانا یامدار
اپکا ہو سامنے نظروں کے روضہ یامدار

اولیاء ہیں محوِ حیرت آج کے عالم کو پھر
آئیگا کیسے سمجھ میں تیرا رتبہ یامدار

پڑھتی تھی مخلوق کلمہ دیکھ کر چہرہ ترا
غوث و خواجہ کی کتابوں ہے لکھا یامدار

سازشوں میں منکروں کی وہ کبھی پھنستا نہیں
جس کسی کے قلب پر ہو تیرا قبضہ یامدار

آپ رکھ لینا بروز حشر اسکا بھی بھرم
یہ شکوہی ہے تمہارا نام لیوا یامدار

منقبت مدارالعالمین

ہر ایک اہل بصیرت ادب سے کہتا ہے
درِ مدار تو عکسِ جمال خضری ہے

تمام عالم اسلام میں یہ شہرہ ہے
فلک پہ چاند مدار جہاں کا نکلا ہے

طواف جس کا کریں روز ہی ابابیلیں
مرے مدار کا ایسا انوکھا روضہ ہے

معین الدین سے پہلے مدار اعظم کو
رسول پاک نے ہندوستان بھیجا ہے

ہو چشتی قادری یا اشرفی سہروردی
مداری سلسلہ ہرخانقاہ میں پہنچا ہے

نبی کے دست مبارک کا معجزہ دیکھو
مثالِ شمس مدار جہاں کا چہرہ ہے

میں ناز کیوں نہ شکوہی کروں مقدر پے
مجھے زمانہ غلامِ مدار کہتا ہے

منقبت مدارالعالمین

نہ زر چاہیئے نہ حشم قطبِ عالم
تمہیں سے ہے میرا بھرم قطبِ عالم

غموں سے ہیں دوچار ہم قطبِ عالم
کرو ہم پہ چشم کرم قطبِ عالم

کریں خوش عقیدہ ترے آستاں پر
جبینِ عقیدت کو خم قطبِ عالم

ترا سر اے ولیوں کے سردار واللہ
نبی کے ہے زیرِ قدم قطبِ عالم

ترے سلسلے کی بلندی کے آگے
مخالف ہوئے چہ گُنگم قطبِ عالم

کیے آپ نے دونوعالم میں کتنے
غلاموں کے رتبے اتم قطبِ عالم

تمنا یہی ہے تری جالیوں پر
شکوہی کا نکلے یہ دم قطبِ عالم

منقبت مدارالعالمین

قلب مضطر مچل کر پکارا آ گیا عرس قطب جہاں کا
گارہے ہیں سبھی یہ ترانہ آ گیا عرس قطبِ جہاں کا

بج رہا ہے ہر اک سمت ڈنکا آ گیا عرس قطبِ جہاں کا
کہہ رہا ہے یہ ہر ایک شیدا آ گیا عرس قطب جہاں کا

چاند دیکھا ہے جب سے فلک پر عید کے جیسی خوشیاں ہیں گھر گھر
سارے عالم میں ہے بس یہ شہرہ آ گیا عرس قطبِ جہاں کا

روضۂ پاک زندہ ولی پر ہیں لگاتیں ابابیلیں چکر
کس قدر ہے حسیں یہ نظارہ آ گیا عرس قطبِ جہاں کا

حاجتیں لیکے سب دل کے اندر ہے جمع عاشقوں کا سمندر
آج ہر اک کا دامن بھرے گا آ گیا عرس قطبِ جہاں کا

اولیاء جس کے تابع ہیں سارے جس کے رخ پر پڑی ہیں نقابیں
عمر بھر جس نے رکھا ہے روزہ آ گیا عرس قطبِ جہاں کا

آج جھولی سبھی کی بھرے گی سوچ کر میں نے بس یہ شکوہی
خالی دامن کو اپنے پسارا آ گیا عرس قطب جہاں کا

یومِ مدارالعالمین

آؤ دنیا کو بتادیں آ گیا یوم مدار
مل کے سب خوشیاں منائیں آ گیا یوم مدار

قادری و نقشبندی اشرفی چشتی سبھی
یک زباں ہو کر پکاریں آ گیا یوم مدار

جھومتا آیا فلک پر چاند بھی شوال کا
آؤ ہم محفل سجائیں آ گیا یوم مدار

یامدارالعٰلمیں کی ہند میں ہر اک طرف
گونج اٹھّی ہیں صدائیں آ گیا یومِ مدار

اے عطاء مصطفیٰ میلاد تیرا چھوڑ کر
عید ہم کیسے منائیں آ گیا یومِ مدار

عالم اسلام کو دیجے مبارکبادیاں
لے کے خوشیوں کی بہاریں آ گیا یوم مدار

اے شکوہی رحمۃ اللعالمیں کے فیض سے
تانے رحمت کی ردائیں آ گیا یومِ مدار

منقبت مدارالعالمین

وہ بنا سنسار میں بہتر مدارالعالمیں
ہوگئے تم مہرباں جس پر مدارالعالمیں

عاشقان اہلبیتِ مصطفیٰ کے واسطے
خلد کا زینہ ہے تیرا در مدارالعالمیں

تاج جس کا ہیں قدوم شافعِ روز جزا
کتنا اعلیٰ ہے تمہارا سر مدارالعالمیں

مدتوں سے لو لگی ہے آپکے دربار سے
خالی دامن اب تو دیجے بھر مدارالعالمیں

سب سے پہلے ہند میں تبلیغ کرنے آئے ہو
تم عطاءِ مصطفیٰ ﷺ بنکر مدارالعالمیں

رحمت عالم کے صدقے کاتبِ تقدیر نے
لکھ دیا قلبِ شکوہی پر مدارالعالمیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت مدارالعالمین

جب جلائی آپ نے شمعِ ہدایت یا مدار
ہوگیا تب نور سے پرنور بھارت یا مدار

مجمعِ اصحاب میں تیری حقیقت یا مدار
خود بتاتے ہیں شہنشاہ رسالت ﷺ یا مدار

کیاحقیقت ہے خفیف الحاذ کی اصحاب سے
مصطفیٰ نے اس کی کردی ہے وضاحت یا مدار

آئے ہیں شاہ امم قاضی علی حلبی کے گھر
جب ہوئی تیری ولادت باسعادت یامدار

حکم آقا سے علی مشکل کشا نے بخش دی
اولیاء کی صف میں تم کو افضلیت یا مدار

ہوں کسی بھی حال میں لیکن یکم شوّال کو
ہم منائیں گے ترا جشنِ ولادت یا مدار

یہ شکوہی بھی تمہارے آستاں کا ہے گدا
کیجیے اس کو عطا اذنِ زیارت یامدار

منقبت مدارالعالمین

غم و الم نے کیا ہے مجھے نڈھال بہت
تمہارے نام کی مجھکو فقط ہے ڈھال بہت

تمہارے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں ہم مدار جہاں
ہمارے جیسوں کا رکھتے ہو تم خیال بہت

ہیں جو بھی منکرِ قطب المدار محشر میں
انہیں کو دیگا سزا ربِ ذوالجلال بہت

سنبھال کر رکھو نسبت مداریوں اپنی
گلی وکوچہ ہیں بیٹھے ہوئے دلال بہت

جنہیں نظر نہیں آتی مدار کی تبلیغ
ہیں انکے واسطے دنیا میں ہسپتال بہت

ملائے کیسے بھلا کوئی آنکھ سورج سے
مدار آپ کے چہرے پہ ہے جمال بہت

عطاء ہوئی ہے ترے در سے ایسی بھیک اسے
شکوہی ہو گیا دنیا میں مالا مال بہت

منقبت
مدارالعالمین رضی اللہ عنہ

قسم اللہ کی اس کو ملی ہر اک جگہ عزت
مدارالعالمیں کی بس گئی جس دل میں ہے الفت
بروزِ حشر جاگے گی ہماری باخدا قسمت
ملے گی ہر مداری کو نبی کے حکم سے جنت
مدار پاک آئے ہیں یہاں حکمِ نبی ﷺ پا کر
منور ہوگئی ہے ساکنانِ ہند کی قسمت
وہ چاہے قادری ہوں اشرفی ہوں یا کہ ہوں چشتی
ہے پائی کل سلاسل کے بزرگوں نے تری نسبت
نہیں احسان ہے ہم پر کسی کے باپ دادا کا
مدارِ پاک نے بخشی ہمیں ایمان کی دولت
ملا سکتا نہیں کوئی بشر بھی آنکھ سورج سے
ہے کس کو تاب جو دیکھے مدارِ پاک کی صورت

علیِ مرتضٰی کے لاڈلے سید بدیع الدیں
شکوہی عمر بھر کرتا رہیگا آپ کی مدحت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت غوث پاک

یہی ہے دعاء ہر پہر غوثِ اعظم
میں دیکھوں ترا سنگِ در غوثِ اعظم

لکھا جس سفینے پہ ہو نام تیرا
وہ کیسے ہو نذرِ بھنور غوثِ اعظم

تمنا مری کاش ہو جائے پوری
ہو چوکھٹ تری میرا سر غوثِ اعظم

جو رکھتا ہے نسبت ترے آستاں سے
نہیں اسکو دنیا کا ڈر غوثِ اعظم

ہے مدت سے حسرت دل ناتواں کی
دکھا دیجیے اپنا در غوثِ اعظم

مدارِ جہاں کی دعاؤں سے پائے
نصیبہ نے دونوں پسر غوثِ اعظم

بلالو شکوھی کو چوکھٹ پہ اپنی
کبھی بھیج کرتم خبر غوثِ اعظم

منقبت خواجہ غریب نواز

مرتبہ آپ کا کیسے نہ ہو اونچا خواجہ
ہر نسب سے ہے نسب آپ کا اعلیٰ خواجہ
جب کبھی مجھکو زمانے نے ستایا خواجہ
آپ کی ذاتِ مقدس کو پکارا خواجہ
میں تو کمزور تھا لاچار تھا گرجاتا مگر
تیری رحمت نے مجھے بڑھ کے سنبھالا خواجہ
لیکے جائیگا وہ محشر میں علی کی الفت
دل سے جو ہوگیا اک بار تمہارا خواجہ
تیری آمد سے چھٹے کفر کے سارے بادل
دین حق کا ہوا ہر سمت اجالا خواجہ
ہےتمنا مری اک روز میں اجمیر شریف
دیکھ لوں آکے کبھی آپ کا روضہ خواجہ
ہند میں جتنے ہیں عشاق علی ابن علی
سب کے لب پر ہے فقط نام تمہارا خواجہ

کیوں نہ ہو صبح ومسا قلب شکوہی روشن
اس میں ہے آپ کی الفت کا اجالا خواجہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت مسعود غازی

جہاں میں نیارے ہیں مسعود غازی
مقدر سنوارے ہیں مسعود غازی

یہ جو چاند تارے ہیں مسعود غازی
ترا در نہارے ہیں مسعود غازی

ہمارے سہارے ہیں مسعود غازی
نبی کے دلارے ہیں مسعود غازی

طفیل حسین و حسن خلد پر بھی
تمہارے اجارے ہیں مسعود غازی

مدارِ جہاں کے ہیں جتنے بھی شیدا
فدا تم پہ سارے ہیں مسعود غازی

کرو چشمِ رحمت کہ اب گردشوں میں
ستارے ہمارے ہیں مسعود غازی

شکوہی نے جو منقبت کی مکمل
یہ تیرے اشارے ہیں مسعود غازی ہیں

منقبت جانشین مدارالعالمین

کیا بتائیں آپ کو کیا سیدی ارغون ہیں
سرورِ کون ومکاں کی روشنی ارغون ہیں

سوچیے کتنے مقدر کے دھنی ارغون ہیں
جانشینِ حضرت زندہ ولی ارغون ہیں

ایک ہیں طیفور دادا دوسرے فنصور شاہ
آپ کو محبوب دونوں ہی اخی ارغون ہیں

حشر ہو یا قبر ہو کہتے ہیں سب اہلِ یقیں
آسرا ہم عاشقوں کا واقعی ارغون ہیں

ان کے شہزادوں کی شہرت آج بھی ہے ہند میں
اہل عرفاں کےلیے ہاں قیمتی ارغون ہیں

جس سے پایٔ ہے زمانے نے مداری نکہتیں
وہ گل باغ علی وفاطمی ارغون ہیں

اے شکوہی ان سے مانگو صدقۂ مولا علی
کیونکہ یہ اللہ کے پیارے ولی ارغون ہیں

منقبت مخدوم اشرف

بنا وہ معتبر اور با فضیلت اشرفِ سمناں
جسے حاصل ہوئی تیری قرابت اشرفِ سمناں

کرادو اپنے روضے کی زیارت اشرفِ سمناں
چمک جائے مری دھندلی سی قسمت اشرف سمناں

طفیلِ پنجتن ہم عاشقانِ شاہ بطحاء پر
خدارا کیجئے چشمِ عنایت اشرفِ سمناں

مدار پاک نے بخشا تمہیں خرقہ خلافت کا
مداری مل گئی تم کو بھی نسبت اشرفِ سمناں

محمد مصطفیٰ کے دین کی تبلیغ کرنےکو
چلے آئے ہیں ٹھکرا کے حکومت اشرفِ سمناں

لکھا تم نے لطائف میں مداری سلسلہ جاری
سنابل کی نہیں ہم کو ضرورت اشرفِ سمناں

شکوہی کہہ رہا ہے وہ بشر تقدیر والا ہے
تمہارے در سے ہے جس کو بھی رغبت اشرفِ سمناں

منقبت سرکار جانِ من جنتی

ہے مدار دو عالم سے ایسا واسطہ جان من جنتی کا
مصطفیٰ جانِ من جنتی کے اور خدا جانِ من جنتی کا

ان کا عاشق ہے مسرور ہر دم اس کو دنیا وعقبیٰ کا کیا غم
دونو عالم میں منکر رہے گا غمزدہ جانِ من جنتی کا

گھر میں بی بی نصیبہ کے جا کر جسمِ مردہ کو پھر سے جلا کر
جانِ من نام زندہ ولی نے رکھ دیا جانِ من جنتی کا

جو مدارِ جہاں کی عطا ہے غوثِ اعظم کا جو بھانجہ ہے
کتنا مضبوط ہے مصطفیٰ سے رابطہ جانِ من جنّتی کا

عظمتوں کا بنایا ہے حامل کر کے آل محمد میں شامل
حق تعالی نے اونچا کیا ہے مرتبہ جانِ من جنّتی کا

ہے یہ قولِ شہنشاہِ طیبہ خلد میں کام کیا اس بشر کا
جو ہے منکر جلے گا سقر میں دیکھنا جانِ من جنتی کا

از طفیل مدارِ دوعالم روشنی اب نہ ہوگی کبھی کم
قلب میں ہے شکوہی کے روشن قمقمہ جانِ من جنتی کا

منقبت صابر پاک

چمکیں قسمت کے ستارے حضرتِ صابر پیا
کاش ہوں تیرے اشارے حضرتِ صابر پیا
کہہ رہا ہے ہر بشر کردو کرم کی اک نظر
بے سہاروں کے سہارے حضرت صابر پیا
بادشاہوں کی نظر میں کس قدر ممتاز ہیں
آپ کے خدام سارے حضرتِ صابر پیا
تم کو حاصل ہیں مدارالعالمیں کی نسبتیں
تم شہ بطحاء کے پیارے حضرتِ صابر پیا
اس بشر کی مشکلیں واللہ ساری دور ہوں
جو تمہیں دل سے پکارے حضرتِ صابر پیا
کیجیے بابا فریدالدین کا صدقہ عطا
کہہ رہے ہیں غم کے مارے حضرتِ صابر پیا
اصل میں وہ زندگی ہے زندگی
جوتری چوکھٹ پہ وارے حضرت صابر پیا

ہے شکوہی کی تمناعمر کی کچھ ساعتیں
آکے کلیر میں گزارے حضرتِ صابر پیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت خورشید احمد
دادامیاں رضی اللہ عنہ بھیڑی

ہے جبیں میری تری چوکھٹ پہ خم دادامیاں
ازطفیل پنجتن کردو کرم دادامیاں
آپ کی توصیف کیسے ہو رقم دادامیاں
آپ ہیں آل شہنشاہِ امم دادا میاں
کیجیے قطب بہیڑی اک نگاہِ التفات
کس قدر گھیرے ہوئے ہیں مجھ کوغم دادامیاں
حضرتِ سبحان کا صدقہ عطا کردیجیے
مانگنے ہم آئے ہیں باچشمِ نم دادامیاں
حفظ الرحماں اور ظہیرالدین دادا کے طفیل
دیکھ کر آؤں شہ دیں کا حرم دادامیاں
آپ کی شان مقدس کا نہیں کوئی جواب
آپ کی ہستی بڑی ہے محترم دادا میاں
اے شہنشاہِ بہیڑی آپ کا در چھوڑ کر
دربدر ہاتھوں کو کیوں پھیلائیں ہم! دادامیاں

دور رہکر ہوگیے برسوں شکوہی کو مگر
یاد آتی ہے تمہاری دم بدم دادا میاں

منقبت سرکار دادا میاں بھیڑی

تری دہلیز پر خم جن کے سر خورشید احمد ہیں
زمانے میں وہی بس معتبر خورشید دادا ہیں

رسول اللہ کے لختِ جگر خورشید احمد ہیں
بدیع الدین کے نورِ نظر خورشید احمد ہیں

بناتے حفظ الرحماں اور ظہیرالدین دادا کو
ولایت کا انوکھا تاجور خورشید احمد ہیں

بفضل رب بھیڑی کے ہر اک سنی حسینی پر
لٹاتے آج بھی لعل و گہر خورشید احمد ہیں

ہیں رہتے جس کے سائے میں بھیڑی کے سبھی سنی
مداریّت کا اک ایسا شجر خورشید احمد ہیں

نرالے پیر کی تربت نرالی دیکھ لو آکر
اِدھر سید ظہیرالدیں اُدھر خورشید احمد ہیں

بناتے تھے شکوہی تعزیہ خود اپنے ہاتھوں سے
فدا ایسے ہوئے شبیر پر خورشید احمد ہیں

منقبت شاھجی میاں

ہیں وفادارِ محمد مصطفیٰ شاہجی میاں
اور شیدائے علیؑ مرتضیٰ شاہجی میاں

ہجر میں ہے اک زمانے سے تڑپتا میرا دل
اپنے در پر اب مجھے لیجے بُلا شاہجی میاں

عالم ومفتی مجدد اور محدث بالیقیں
جان و دل سے سب ہوئے تم پر فدا شاہجی میاں

قطبیت کا تاج بخشا ہے خدائے پاک نے
مرتبہ ہے کس قدر اعلی ترا شاہجی میاں

مشکلوں کی اب نہیں ہے کوئی بھی پروا اسے
جس کے لب پر ہے تمہارا نام یا شاہجی میاں

نام ہے حضرت محمد شیر محبوب خدا
اور لقب ہے اللہ آپ کا شاہجی میاں

اس شکوہی کو مدار دوجہاں کے واسطے
کیجیے حسنین کا صدقہ عطا شاہجی میاں

منقبت سیدی کلبِ علی میاں مداری

آپ آل سرور دنیا و دیں کلبِ علی
آپ کا ہوتا ہے چرچہ ہر کہیں کلب علی

کیجیے چشم کرم عشاق کی جانب شاہ
از طفیل شاہ ختم المرسلیں کلبِ علی

جب کبھی میں نے مصیبت میں انہیں آواز دی
آگئے امداد کو میری وہیں کلبِ علی

واقعی ہیں وہ وفادار مدار العالمیں
نسبتیں ہیں آپ سے جن کی جڑیں کلبِ علی

آپ کے عرس مبارک کی سجیں گی محفلیں
آنے والی ہے صفر پچیسویں کلبِ علی

ہے مہک اس میں علی و فاطمہ حسنین کی
آپ کا روضہ ہے کتنا دل نشیں کلبِ علی

تیرے صدقے میں نصیبہ جگمگائے گا میرا
ہے شکوہی کو مکمل یہ یقیں کلبِ علی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت بابائے قوم وملت

پیارے نبی کے دلبر بابائے قوم وملت
اولادِ ابنِ حیدر بابائے قوم وملت

تیری عطا ہے جن پر بابائے قوم وملت
وہ بن گئے سکندر بابائے قوم وملت

لہرا دیئے ہیں تم نے دینِ نبی کے پرچم
اے دین حق کے رہبر بابائے قوم وملت

اپنے ہوں یا پرائے فیضان مصطفیٰ سے
سب کی بھری ہے گاگر بابائے قوم وملت

اوجھل ہوئے ہو جب سے تم ظاہری نظر سے
جینا ہوا ہے دوبھر بابائے قوم وملت

اجمیر سے مخالف بھاگے ہیں منہ چھپا کر
دیکھے جو تیرے تیور بابائے قوم وملت

جب سے رکھا تخلص میں نے شکوہیؔ اپنا
چمکا مرا مقدر بابائے قوم و ملت

منقبت بابائے قوم وملت

جس کو نصیب ہے ترا دامن ولی شکوہ
کیسے کہے اسے کوئی نِردھن ولی شکوہ

پا کر تیرے چراغ سے روغن ولی شکوہ
کتنے چراغ ہوگئے روشن ولی شکوہ

حاصل ہوا ہے دامنِ قطبِ جہاں مجھے
نسبت کا تم سے جوڑ کے بندھن ولی شکوہ

خیرالوریٰ کے لاڈلے حیدر کے دل کا چین
قربان تم پہ ہے مرا تن من ولی شکوہ

آتے ہیں تیرے در پہ مریدوں کے قافلے
پھر کیوں ہے میرے واسطے قدغن ولی شکوہ

کہتی ہے سرزمینِ مکنپور جھوم کر
قطب الوریٰ کے فیض کا درپن ولی شکوہ

کہتے ہیں اے شکوہی یہی اہلِ معرفت
مٹی تمہارے در کی ہے چندن ولی شکوہ

منقبت سید احمد شریف
میاں بگھوری ستار گنج

زیرِ لب اس کے رہے گی مدحتِ احمد شریف
ہوگئی جس کو میسر الفتِ احمد شریف

اس کی قسمت کا ستارہ آگیا پھر اوج پر
جس کو حاصل ہوگئی ہے تربتِ احمد شریف

ان کی عظمت کے ترانے کیوں نہ گائیں ہم بھلا
نسبتِ قطب الوریٰ ہے نسبتِ احمد شریف

وہ علی اور سیدہ زہرا کی آلِ پاک ہیں
اس سبب ہے اس جہاں میں شہرت احمد شریف

آپ نے کی دین کی تبلیغ ہر صبح ومسا
کیسے بھولے گی بگھوری خدمتِ احمد شریف

حضرتِ سید سراج احمد ہیں سجادہ نشیں
رب نے بخشی ہے انہیں ہر خصلتِ احمد شریف

اے شکوہی یہ مداری گلستاں کا فیض ہے
چارسو پھیلی ہوئی ہے نکہتِ احمد شریف

منقبت حضور سید مہدی میاں

فضل رب کبریا ہیں حضرتِ مہدی میاں
اور آل مصطفیٰ ہیں حضرتِ مہدی میاں

آپ کی ذاتِ مقدس کو کیا رب نے بلند
آپ فخرالاولیا ہیں حضرت مہدی میاں

اسوۂ سرکار جس میں صاف آتا ہے نظر
ایک ایسا آئنیہ ہیں حضرت مہدی میاں

ہوگیے جس سے منور اہلِ ایماں کے قلوب
وہ ہدایت کا دیا ہیں حضرتِ مہدی میاں

جتنے ہیں عشاق اہلبیت اور اصحاب کے
ان کے دل کا مدعا ہیں حضرتِ مہدی میاں

جاکے ملتا ہے شہنشاہ مدینہ سے نسب
آپ عالی مرتبہ ہیں حضرت مہدی میاں

اے شکوہی دیکھ لے سید بدیع الدین کے
ترجمان سلسلہ ہیں حضرتِ مہدی میاں

منقبت حضور فاتحِ اجمیر سید
مرغوب عالم میاں مداری بریلی

شکرِ رب ہے میری نسبت فاتحِ اجمیر سے
مجھ کو ہے سچی عقیدت فاتحِ اجمیر سے

یہ عبارت سعیٔ آخر میں رقم ہے آج بھی
ہاری باطل کی جماعت فاتحِ اجمیر سے

لم یزل اپنے حبیب پاک کے صدقے طفیل
پیار کرتا ہے نہایت فاتحِ اجمیر سے

شافع محشر ہیں ان کے جدِ اعلی اس لیے
ہر کوئی کرتا ہے الفت فاتحِ اجمیر سے

کس کو کہتے ہیں مداری کیا ہے اسکا مرتبہ
جان لی یہ بھی حقیقت فاتحِ اجمیر سے

وہ نہ پائے گا ارم میں داخلہ روز جزا
جو رکھے بُغض وعداوت فاتحِ اجمیر سے

یہ شکوہی ہے درِ قطب دوعالم کا گدا
ہے جڑی اس کی عقیدت فاتحِ اجمیر سے

ھدیۂ سلاۃُ سلام بارگاہِ محبوب خدا امام الانبیاء رحمۃ اللعالمین سرور دنیا و دین بے سہاروں کے سہارے حضور پرنور اعلی حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ علیہ والہ وسلم و خلفاء راشدین و اھلبیت اطھار و اولیاء کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین

اے شفیع روز محشر آپ پر لاکھوں سلام
اے قسیم جامِ کوثر آپ پر لاکھوں سلام

دیکھ کر چہرہ تمہارا رحمۃ اللعالمیں
پڑھ رہے ہیں ماہ واختر آپ پر لاکھوں سلام

پڑھ رہے ہیں قدسیان عرش اعظم باادب
اے شہنشاہِ پیمبر آپ پر لاکھوں سلام

آپ کے ہاتھوں میں ہے اے شافع ہرعاصیاں
لاج سب کی روزِ محشر آپ پر لاکھوں سلام

وجہِ تخلیق دوعالم تاجدارِ انبیاء
اے حبیب ربِ اکبر آپ پر لاکھوں سلام

بند مٹھی میں ابوجہلِ لعیں کے ہاتھ میں
بے زباں پڑھتے ہیں کنکر آپ پر لاکھوں سلام

جھومتے جائیں گے عاشق جانب خلد بریں
یارسول اللہ پڑھ کر آپ پر لاکھوں سلام

راہِ حق میں کردیا تم نے فنا سب مال و زر
حضرتِ صدیقِ اکبر آپ پر لاکھوں سلام

حضرتِ فاروقِ اعظم اور عثمانِ غنی
آپ سا ہے کون رہبر آپ پر لاکھوں سلام

بابِ خیبر توڑکر مرحب کو مارا آپ نے
شیر خالق مولا حیدر آپ پر لاکھوں سلام

آپ کی اک سجدہ کرنے میں گزرجاتی تھی رات
فاطمہ بنت پیمبر آپ پر لاکھوں سلام

تاقیامت سب پڑھیں گے عاشقان اہلبیت
جھوم کر شبیر و شبر آپ پر لاکھوں سلام

چھوڑدی تم نے حکومت دین حق کے واسطے
اے حسن سبطِ پیمبر آپ پر لاکھوں سلام

تھے یزیدی فوج پر بھاری حسین ابنِ علی
تم اکیلے ہی غضنفر آپ پر لاکھوں سلام

قاسم و عون ومحمد اکبر و عباس و حُر
اصغر و سجاد باقر آپ پر لاکھوں سلام

اے امام بوحنیفہ سنیوں کی آبرو
جعفر صادق کے مظہر آپ پر لاکھوں سلام

مرتبہ مولا علی نے تم کو بخشا اے مدار
اولیاء میں سب سے بڑھ کر آپ پر لاکھوں سلام

محسنِ ہندوستاں حضرت مدارالعالمیں
اے ولایت کے سمندر آپ پر لاکھوں سلام

کوئی ارغونی کوئی طیفوری فنصوری کوئی
فاطمہ کی آلِ اطہر آپ پر لاکھوں سلام

عبدِ سبحاں حضرتِ دادامیاں خورشیدِ حق
اور نرالے پیر و رہبر آپ پر لاکھوں سلام

پیشوائے اہلسنت حضرت بابا ولی
لختِ زہرا شیر حیدر آپ پر لاکھوں سلام

آبرو تم نے بچائی سلسلے کی ہر جگہ
حضرتِ مرغوب قیصر آپ پر لاکھوں سلام

میرےوالد والدہ کی لاج رکھنا حشر میں
اے شفیع روزِ محشر آپ پر لاکھوں سلام

اے مرے استاذ یہ سب آپکی ہیں شفقتیں
زندگی ہے میری نیّر آپ پر لاکھوں سلام

سبز گنبد کی شکوہی کو حضوری بخش دو
یہ پڑھے طیبہ پہنچ کر آپ پر لاکھوں سلام

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلام بارگاہ شہدائے کربلا

تاجدار کربلا شاہِ امامت کو سلام
نور عین فاطمہ سردارِ جنت کو سلام

پیش کرتے ہیں زمین و آسماں جن و ملک
کربلا کے جاں نثاروں کی شہادت کو سلام

جس نے کاٹا مثل ککڑی کے یزیدی فوج کو
ہم شبیہِ مصطفیٰ اکبر کی ہمت کو سلام

دبدبہ ہے کربلا میں اب بھی جس کے نام کا
اس حسن کے لاڈلے قاسم کی جرأت کو سلام

پانی لینے کو گئے تھے ہوگئے رن میں شہید
حضرتِ عباس کے جوشِ شجاعت کو سلام

آخری دم چہرۂ شبیر نظروں میں رہا
اصغرِ بے شیر تیری اس شہادت کو سلام

ہوگئے عون و محمد بھی فدا شبیر پر
سیدہ زینب کے بیٹوں کی فضیلت کو سلام

کربلا میں ابنِ حیدر پر ہوئے قربان جو
حشر تک ہم سب کرینگے ان کی شوکت کو سلام

شہر بانو زینب و کلثوم اور سجّاد کو
جو کریں شبیر نے ہر اک وصیت کو سلام

چھوڑ کر نارِ جہنم آگیا جنت میں جو
اس بہادر حر کی قسمت اور رفعت کو سلام

کربلا میں سر کٹاکر دیں بچاکر لے گیا
سیدہ کے لاڈلے تاج الشریعت کو سلام

تیری عظمت کے ہیں جھنڈے باغِ جنت میں نصب
جانشین مصطفیٰ ﷺ تیری حکومت کو سلام

سب سے پہلے جا کے سرکار امامِ پاک نے
جو دیا مقتل میں اس اتمام حجت کو سلام

حضرتِ حسنین کے نانا پہ نازل جو ہوا
رب کے اس قرآن کی ہر ایک آیت کو سلام

اے شکوہی جس کی جنت ہے علی کا آستاں
اس مدارِ دوجہاں تاجِ ولایت کو سلام

عنوان۔۔۔موت

ہر طرف شور ہے نفسی نفسی ایسا محشر میں محشر بپا ہے
جس نے پائی شفاعت نبی کی ہوگیا اس کا پل میں بھلا ہے

فانی دنیا ہے اور زندگانی باقی ذاتِ خدا ہی رہے گی
موت آئے گی اک دن یقیناً صاف قرآں میں لکھا ہوا ہے

جانکنی کا وہ پرخوف منظر پیاس اتنی پلادو سمندر
ایک ہیبت سی طاری ہے سب پر کتنی تکلیف دیتی قضا ہے

جب ہوا عمر کا وقت پورا آگیا موت کا تب فرشتہ
روح نے جسم جیسے ہی چھوڑا پھر یہ انسان مردہ بنا ہے

حکم رب سے اجل آگئی جب ختم دنیا کے رشتے ہوئے تب
اقرباء رو رہے ہیں ترے سب گھر سے جس دم جنازہ چلا ہے

صبر کر لو اے میرے عزیزو قبر پر آتے رہنا عزیزو
کر لو دیدار آکر عزیزو میرے رخ سے کفن ہٹ گیا ہے

قبر میں مِل کے سب نے اتارا ساتھ میں رکھ دیا عہد نامہ
پھر مجھے بند تختوں سے کر کے سب نے مِنْهَا خَلَقْنَا پڑھا ہے

بعدِ تدفین پا سَر کی جانب پڑھنا آیات مل کر قرآنی
اور کثرت سے تسبیح مولیٰ کہنا تکبیر یہ التجا ہے

قبر میں کام آئیں نمازیں ذکر واذکار کی یہ بہاریں
موت تحفہ ہے اس کو شکوہی عشقِ آقا میں جو مر گیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆